حصول الظفر فی نظم مہمات اصول الاثر علی ترتیب

نخبۃ الفکر

منظوم اُصولِ حدیث

بقلم مولوی ظفر الدین قاسمی بھرتپوری اُستاذ مدرسہ عبد الرب دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل در بیان تقسیمِ حدیث باعتبارِ تعدادِ اسانید

بعد تحمیدِ خدائے پاک اور نعتِ رسول ۱ — اے برادر یاد کر پیاری حدیثوں کے اصول

گر حدیثوں کی اہم قسمیں تجھے مطلوب ہیں ۲ — چند فصلیں یاد کرلے کیا ہی خوش اسلوب ہیں

چار قسمیں حسبِ تعدادِ سنداد ہیں باتمیز ۳ — خبرِ متواتر ہے مشہور و غریب اور ہے عزیز

ہے وہ متواتر کہ راوی ہوں کثیر و باکمال ۴ — متفق برکذب ہونا عادتاً ہووے محال

اور ہے مشہور جس کے تین راوی یا مزید ۵ — مستفیضِ عام بھی ہے نام اس کا اے سعید

دو سے کم راوی نہ ہوں جس میں وہ ہے خبرِ عزیز ۶ — ایک راوی سے نہ ہو کم وہ غریب اے باتمیز

پھر اگر اصلِ سند میں ہو غرابت نیک نام ۷ — فردِ مطلق ہے وہ ورنہ فردِ نسبی ہے تمام

ہر زمانے میں ہو یہ مذکور تعدادِ رُوات ۸ — چار قسموں میں ہے اہلِ علم کی یہ پختہ بات

تین قسمیں غیرِ متواتر کا ہے آحاد نام ۹ — منقسم آحاد ہے مقبول اور مردود عام

ہاں پتہ مقبول کی ہیں چار قسمیں ذوالمنن ۱۰ وہ صحیح للذات[1] اور للغیر[2] مثلِ او حسن[3]
عدل وضبطِ تام اور پھر ہو سند میں اتّصال ۱۱ پَر نہ ہو شاذ و معلّل یہ صحیح ذاتی کا حال
گر خفیف الضّبط ہو، باقی وہی سب کچھ ہو یار ۱۲ اس کو کہتے ہیں حسن للذّات حضراتِ کبار
ہو حسن ذاتی کے گر بسیار تعدادِ طریق ۱۳ نام ہے اس کا صحیح للغیر اے پیارے رفیق
سیئ[4] و مستور، مُرسل یا مُدلّس کے لیے ۱۴ گر مُتابع معتبر ہو وہ حسن للغیر ہے
خوب کر مقبول راوی کی زیادت میں نظر ۱۵ پانچ ہیں اقسام ان کی، یاد رکھ اے باخبر
اے برادر شاذ، منکر اور مقبولِ ہُمام ۱۶ نیز یہ محفوظ اور معروف ہیں منقولِ عام
یاد رکھ مقبول ہے، نا ہو جو اوثق کے خلاف ۱۷ واقعی اشعار ہیں سارے یہ بے کسر و زحاف
شاذ ہے وہ جب ثقہ ہو جائے ارجح کے خلاف ۱۸ اور ارجح کا بیاں محفوظ جانو بے خلاف
جو ثقہ کے ہو مخالف نام ہے منکر بجا ۱۹ اور ثقہ کا ہے بیاں معروف اے پیرِ ہُدیٰ
فردِ نسبی کے موافق کو متابع جان لو ۲۰ ہو سند اس کے مشابہ، اس کو شاہد مان لو
لفظ سے حاصل ہو جو، وہ بھی متابع ہے جناب ۲۱ ہو متن اس کے مشابہ وہ بھی شاہد باصواب
نیز ہیں مقبول کی حسبِ تعارض قسم سات ۲۲ وہ ہے محکم، مختلف[5]، منسوخ، ناسخ نیک ذات
راجح و مرجوح، متوقف[6] ہے بالآخر تمام ۲۳ سات ہیں مقبول کی حسبِ تعارض قسم عام
جو سلامت ہو تعارض سے وہ ہے محکم جناب ۲۴ مختلف ہے جس میں امکانِ جمع ہو باصواب
گر ثبوتِ حکم متاخّر ہو وہ ناسخ ہے یار ۲۵ حکمِ متقدّم کہ جو منسوخ ہے نزدِ خیار
جن میں ہو ترجیح کا امکان پیارے خوش طبع ۲۶ ایک راجح دوسری مرجوح ہوگی باوضع
ہو نہیں جس پر عمل کی کوئی صورت اے فتا ۲۷ نام متوقّف ہے اس کا، یاد کر اے باصفا

---

[1] صحیح لذاتہٖ [2] صحیح لغیرہٖ [3] حسن لذاتہٖ حسن لغیرہٖ
[4] سیّئ الحفظ [5] مختلف الحدیث [6] متوقف فیہ

لیک یہ مردود ہے موقوف براسبابِ رد ۲۸ سَقط ہے اور طعن پیارے یاد کر دونوں کی حد

خوبِ مرسل، منقطع، معضل، معلق آمدہ ۲۹ نیز یہ تدلیسِ اسناد وشیوخ وتسویہ

ہفت گانہ سقط کے اسباب ہیں یہ اے اخی ۳۰ بہرِ واضح مصرعِ اول ہے، ثانی ہے خفی

ہو مصنّف سے جہاں تک بھی اگر سَقطِ رُوات ۳۱ نام ہے اس کا معلق اے برادر نیک ذات

وہ سند کہ آخری حصہ نہ ہو جس کا بیاں ۳۲ تابعی کے بعد کا، مرسل ہے مشہورِ زماں

ہوں مسلسل دو یا زیادہ، بیچ سے ساقط رُوات ۳۳ وہ ہے معضل، بے مسلسل منقطع باالتفات

فرق در تعلیق اور تدلیس دو ہیں اے نجیح ۳۴ سقطِ واضح یا خفی اور غرضِ فاسد یا صحیح

در معلق سقطِ واضح اور بغرضِ اختصار ۳۵ در مدلّس ہے خفی باغرضِ فاسد عیب دار

جان لے مرسل خفی کو بھی عزیزم بے خطا ۳۶ ہم زمانہ ہو مگر ثابت نہ ہو اس کی لِقا

اِس میں اور تدلیس میں فرقِ ادق ہے اے فنا ۳۷ اُس میں نا ہووے سماعت، اِس میں نہ ہووے لقا

کذب، فسق وتہمتِ کذب وجہالت کا بیاں ۳۸ اور بدعت، سوءِ حفظ وکثرتِ غفلت عیاں

پھر مخالف باثقہ، فحشِ غلط، وہمِ تمام ۳۹ دس ہیں اسبابِ طعن، راوی میں نزدِ خاص وعام

در بیانِ عدل ہیں اسبابِ خمسہ اوّلین ۴۰ اور وابستہ ہیں باقی ضبطِ راوی کے تئیں

جو حدیثیں حسبِ اسبابِ مطاعن ہیں ضعیف ۴۱ مشتہر اقسام کا ہے ذیل میں ذکرِ لطیف

باوَضع، متروک منکر شاذ، تعلیل اے فرید ۴۲ مضطرب، مقلوب، مدرج ہے محرّف با مزید

جھوٹے راوی کی روایت کا سنو موضوع نام ۴۳ متہم بالکذب ہے متروک اے مردِ ہمام

صاحبِ فحشِ غلط، بسیار غفلت، فسق کار ۴۴ ان کی مرویات کو منکر کہو اے باوقار

راویِ واہم کی مروی ہے معلّل باصواب ۴۵ ذیل میں قسمِ مخالف باثقہ چھ ہیں جناب

ہو تغیر باعثِ سیاقِ سند مدرج اثر ۴۶ یا بدِمج وقف با مرفوع ہو متنِ خبر

قلب ہے، تقدیم یا تاخیر کے باعث سعید ۴۷ یا کسی راوی کے بڑھ جانے کے باعث، ہے مزید

گر تغیر ہو بلا ترجیح، جانو مضطرب ۴۸ ہے محرّف اور مصحّف حرف و نقطوں کے سبب
یہ مخالف باثقہ اقسامِ سنہؔ ہوش کر ۴۹ اہلِ دل کی ہے یہی دینی ضیافت نوش کر
شاذ کے معنی ہیں دو اس کو نہ بھولو زینہار ۵۰ ناسیٔ لازم ہے، اوثق کا مخالف بھی ہے یار
جب کسی راوی میں تعدیل و جرح دونوں ہوں یار ۵۱ ایسی صورت میں مبیّن جرح کا ہے اعتبار
جرحِ مبہم معتبر ہے جب کہ بے تعدیل ہو ۵۲ گوش کر لے ان اصولوں کی ہمہ تفصیل کو

فصلِ دوم دربیانِ تقسیمِ حدیث باعتبارِ انتہائے سند

چار درجے مبلغِ اسناد کے ہیں سربسر ۱ قدسی با مرفوع اور موقوف مقطوع اثر
گر نبیؐ راوی ہو اور ہو مروی عنہ رب کی ذات ۲ وہ حدیثِ قُدسی ہے باعظمت و اعلیٰ صفات
جب رسول اللہ تک پہنچے روایت کی سند ۳ رکھ دیا مرفوع سب نے نام اس کا مستند
یاد رکھو جس کو تم مرفوع کہتے ہو میاں ۴ اک صریحی اور حکمی قسم دو ہیں بہرِ آں
ہے سند اصحابِ پیغمبر تلک موقوفِ عام ۵ تابعی تک ہے تو اس کا ہو گیا مقطوع نام
اب سنو قسمِ صریحی اور حکمی ہر دو یار ۶ تین ہیں قولی و فعلی اور تقریری شمار

فصلِ سوم تقسیمِ حدیث باعتبارِ قلیل و کثیر وسائطِ سند

قلت و کثرت وسائط کی ہیں قسمیں با اصول ۱ قسمِ اول ہے عُلو اور قسمِ ثانی ہے نزول
پھر عُلو، مطلق و نِسبی دونوں قسمیں جان لے ۲ نیز نسبی کی بھی پیارے چار قسمیں مان لے
وہ مُوافقؔ اور مُصافحہ ہے مساوات و بدل ۳ چار قسمیں ہیں یہ نسبی کی برادر بے جدل
وہ سند عالی ہے جس میں ہوں وسائط مختصر ۴ ہوں زیادہ جس میں وہ نازل سند ہے بے ضرر
گر تری شیخِ مصنف تک علیحدہ ہو سند ۵ تو مصنِّف کے موافق ہو گیا تو در سند

ؔ موافقت

اور شیخ الشیخ تک جب ہو رسائی کی شکل ۶ یہ مصنّف اور اس کے شیخ کا ہوگا بدل
پہنچے استاذِ مصنّف سے نبی تک نیک ذات ۷ ہے مساوات[1] جب کہ دونوں میں برابر ہوں رُوات
ہو تو تلمیذِ مصنّف سے نبی تک ہم عدد ۸ یہ مصنّف سے مُصافحہ[2] ہے ترا اے معتمد
چار قسموں میں رہے تجھ کو ضروری بات یاد ۹ واسطے تیری سند میں بھی ہوں اُتنے نہ زیاد
مکی، بو عاصم، محمد اور خلاد و عصام ۱۰ یہ بخاری کی ثلاثیات کے عالی امام
گیارہ مکی، چھ ابو عاصم محمد سے ہیں تین ۱۱ باقی دونوں سے ہیں اک اک حاملِ دینِ متین
ابن ماجہ میں ثلاثی ہیں جبارہ ہی سے پنج ۱۲ ترمذی میں ایک اسماعیل کوفی نکتہ سنج

فصل چہارم دربیان تقسیم حدیث باعتبار روایت

اور حسب اعتباراتِ روایت چار ہیں ۱ ان میں اَقران و مُدَبّج محورِ اسرار ہیں
شرکتِ راوی و مروی عنہ در سنّ ولقاء ۲ جب بھی ہو، اقران کہتے ہیں اسے اہلِ ذکاء
جب کرے ہر ایک دیگر سے روایت خوش ادا ۳ نام ہے اس کا مُدَبّج یاد کر بہرِ خدا
ہاں روایاتِ اکابر عن اصاغر نام ہے ۴ پھر روایاتِ اصاغر عن اکابر عام ہے
عن ابیہ عن جدّہٖ کا ضابطہ ہے دل پذیر ۵ اسم اوّل ہی بنے گا مرجع ہر دو ضمیر
ضابطہ بالا سے مستثنیٰ ہے عمرو بنِ شعیب ۶ در ابیہٖ عمرو ہے اور جدّہٖ میں ہے شعیب

فصل پنجم دربیان متفرق اصطلاحات

یاد کر لے کام کی کچھ اور بھی باتیں ذرا ۱ تا کہ پوری واقفیّت فن سے ہو جائے فنا
ایسے دو ہم نام راوی مختلف ہو جن کی شان ۲ ان کو کہیے متفق والمفترق اے میری جان
متفق ہو خط میں نہ کہ نطق میں اسمِ رُوات ۳ مؤتلف والمختلف ہے نام ان کا نیک ذات

---

[1] مصافحہ [2] مساوات

راویوں کا نام یکساں ہو مگر باپوں کا نام ۴ یا کہ ہو برعکس اس کے ہے وہ متشابہ تمام
ہو مطابق اک روایت کا متن با دیگراں ۵ مثلہٗ ہے نام اس کا نزد اخیارِ زماں
با یکے دیگر مطابق ہوں جو معنی میں حدیث ۶ نحوہٗ کہتے ہیں اس کو طالبِ علمِ حدیث
الف سے زائد بیاں کی ہیں احادیثِ رسولؐ ۷ سات اصحابِ نبیؐ کی کاوشیں بے حد قبول
بوہریرہ، عائشہؓ، جابرؓ، انسؓ، ابن عمر ۸ سعد، بن عباس ہیں سب مکثرینِ با اثر

فصلِ ششم در بیانِ طریقۂ تحمل و ادائے حدیث

شیخ سے اخذِ روایت ہے تحمل با صفا ۱ اور پھر تلمیذ کو دینے کو کہتے ہیں ادا
پس تحمل اور ادا کی چند قسمیں یاد کر ۲ اور پھر ذکرِ خدا سے اپنے دل کو شاد کر
یاد رکھ تحدیث، اخبار و سماعت اے فتا ۳ اور اعلام و وصیّت، ہے کتابت[۱] بے خطا
پھر اجازہ ہے مناول[۲] اور وجادہ ہیں یہاں ۴ یاد کرلیں گے تو ہوگا دل ہمارا شادماں
حال یا لفظِ ادا میں متفق ہوں سب رُوات ۵ اس کو کہتے ہیں مسلسل با وقار و با صفات
عنعنہ ہے لفظِ عن سے، معتبر با شرطِ دو ۶ مروی عنہ ہو معاصر، پھر مدلس بھی نہ ہو

فصلِ ہفتم در بیانِ اسماءِ کتبِ حدیث

جن کتابوں میں ہو بس جملہ احادیثِ صحیح ۱ قولِ فیصل کے مطابق نام ہے ان کا صحیح
ہاں مضامینِ جوامع آٹھ ہیں کل بے دغا ۲ یاد کرلے ان سبھی چیزوں کو بھائی بے خطا
جامعِ آداب، تاریخ و عقائد، منقبت ۳ زُہد، احکام و فتن، تفسیر عالی مرتبت
پھر مرتب ہیں جو فقہی باب کی تبویب سے ۴ نام ہے ان کا "سنن" بس یاد کر ترتیب سے

---

۱ مکاتبہ ۲ مناولہ

ہے مصنَف، چوں سنن، لیکن ہو اس میں یہ مزید ۵ ہوں صحابی تابعی کے فتوے شامل[۱] اے سعید

ہر صحابی کی جدا جس میں جمع ہو مرویات ۶ اس کو کہتے ہیں سبھی مسند، جو ہیں اہلِ صفات

درج مرویات ہوں جب حسبِ ترتیبِ شیوخ ۷ یا بترتیبِ تہجّی ہے وہ معجم، بارسوخ

ہوں جمع اپنی سند سے جس میں ساری مرویات ۸ از کتابِ خاص، مستخرج، وہ ہے باالتفات

جس میں معیارِ خصوصی کی روایت ہوں تمام ۹ بعض نا منقول ہوں اس میں وہ مستدرک ہے نام

فصلِ ہشتم دربیانِ اعمار واحوالِ محدّثینِ تسعہ

کل عمر باسٹھ بخاری کی ہے سن باالتفات ۱ حسبِ ہجری دو سو چھپن یاد رکھ سالِ وفات

اور سنِ مسلم کی پچپن سال ہے ساری عمر ۲ دو سو اکسٹھ ہے یہ سمجھو سالِ رحلت باثر

اور نسائیؒ کی اٹھاسی سال ہے عمرِ عظیم ۳ تین سو اور تین میں وہ چل دیے سوئے کریم

ہاں ابو داؤد کی ہے کل تہتر سن عمر ۴ ہو گئے دو سو پچھتر میں جہاں سے رہ گزر

سال ستر یاد کر لے ہے یہ عمرِ ترمذی ۵ اور ہے دو اناسی سالِ رحلتِ ترمذی

ابن ماجہ کا ہے چونسٹھ سال تک دورِ حیات ۶ آگیا دو سو تہتر میں یہ پیغامِ وفات

تھی چھیاسی سال کُل مالکؒ کی عمرِ بامراد ۷ اور ہے اک سو اناسی سالِ رحلت مجھ کو یاد

سال ستّاون ہے کل عمرِ محمد باتمیز ۸ چل دیے اک سو نواسی میں شہِ ہر دل عزیز

بانوے سن کل طحاوی کی ہے عمرِ باکمال ۹ تین سو اکیس بھی ہے سالِ غم رنج وملال

فصلِ نہم دربیانِ دوازدہ طبقاتِ محدّثینِ عظام

طبقۂ اُولیٰ ہے حضراتِ صحابہ فاضلہ ۱ اور کبارِ تابعیں کا ہے جو طبقہ ثانیہ[۱]

تابعیں کا درمیانی طبقہ چوں بصری حسن ۲ اور بن سیرین جیسے لوگ ہیں در ثالثہ

---

[۱] سعید بن المسیب اور مخضرمینِ کرام

تابعس کے طبقۂ وسطیٰ سے ملحق جو رُوات ۳ کی روایت ثانیہ سے خوب زیادہ رابعہ[1]

تابعیں کا طبقۂ صغرٰی کہ جن کو ہو نصیب ۴ رؤیت بعضے صحابہ کی سعادت خامسہ[2]

خامسہ کا وہ معاصر طبقہ جو محروم ہو ۵ رؤیتِ اصحابؓ سے جوں بن جریج سادسہ

ہیں کبیر السن جو تبعِ تابعیں ہیں سابعہ[3] ۶ اور ان کا طبقۂ وسطیٰ ہے پیارو ثامنہ[4]

طبقۂ صغری ہے تبعِ تابعیں کا تاسعہ[5] ۷ جو لقاءِ تابعی سے رہ گئے وہ عاشرہ[6]

تبعِ تابع سے روایت کرنے والا بعد کا ۸ طبقۂ وسطیٰ، جنھیں کہتے ہیں عشرہ حادیہ[7]

بعد کا جو طبقۂ صغرٰی ہے عشرہ ثانیہ[8] ۹ بارہ طبقے ہیں یہ تقریبِ حجر کا آئینہ

فصلِ دہم دربیانِ دوازدہ مراتبِ جرح وتعدیل

بن حجر نے لکھ دیا کیا خوب علمی فائدہ ۱ راویوں پر حکمِ تعدیل و جرح کا ضابطہ

حالِ راوی منحصر بارہ مراتب میں فقط ۲ ذیل میں ان کے اشارات و رموزِ آتیہ

اہلِ فن کی جملہ تنقیدات سے بالا ہیں جو ۳ ہیں صحابہؓ، جن کا اُولیٰ مرتبہ ہے عالیہ

بعد ازاں سب میں ہے خوبی یا خرابی اے عزیز ۴ ان سبھی کے واسطے ہے اہلِ فن کا قاعدہ

مرتبۂ ثانیہ سے بارہویں رتبے تلک ۵ ہم دکھائیں گے تمھیں سب مرتبوں کا آئینہ

صیغۂ تفضیل یا تاکید سے تعدیل ہو ۶ یا کہ ہو توثیق بالتکرار وہ ہے ثانیہ

پھر ثقہ مُتقِن ثبتٌ عدلٌ کا حاملِ ثالثہ ۷ اور صدوقٌ لیسَ بہ لا بأسَ بہ ہے رابعہ

ہاں صدوقٌ سییٌ اوہام یُخطِی با صدوق ۸ راویانِ متّہم با بدعقیدہ خامسہ

کم روایت ہوں مگر ثابت نہ ہو ایسی جرح ۹ ترک کا باعث جو، لیّن بے متابع سادسہ

بے مؤثّق راوی جن کے چند ہی تلمیذ ہوں ۱۰ ہیں وہی مستور یا مجہول حالِ سابعہ

---

[1] امام زہری [2] امامِ اعظم ابوحنیفہ [3] امام مالک [4] امام سفیان بن عیینہ
[5] امام شافعی [6] امام احمد بن حنبل [7] امام بخاری [8] امام ترمذی

ناہو جن کی معتبر توثیق بل تضعیف ہو ۱۱ مطلقًا، ایسا ہے جو، وہ ہے ضعیفِ ثامنہ
ایک ہی تلمیذ ہو جن راویوں کا در خبر ۱۲ بے موثق بھی ہوں وہ مجہول رتبہ تاسعہ
بے موثق ہوں مزید ان کی ہو تضعیفِ شدید ۱۳ ساقط و واہی و متروکُ الحدیثِ عاشرہ
متّہم بالکذب کو تو جان عشرہ حادیہ ۱۴ مرتبہ ہے آخری کاذب کا عشرہ ثانیہ
راوں کے ہیں یہ کل بارہ مراتب قائمہ ۱۵ اصطلاحِ بن حجر تقریب کا ہے جامعہ

فصل یازدہم در بیانِ آدابِ محدِّث

ذیل میں ہے خاص آدابِ محدث شاہکار ۱ شانِ علمی نہ کبھی مجروح ہو اے باوقار
علم ہے نورِ الٰہی اور میراث نبی ۲ وارثین علم پر اس کا ادب ہے لازمی
اجتنابِ کذب ہو اور صدق سے بیحد ہو پیار ۳ ہو طمع حرص و ریا کینہ حسد سے بھی فرار
ہاں عبادت اور ریاضت کا بھی ہووے اہتمام ۴ جو ہمہ امر و نہی کی پائے بندی کا ہے نام
نیتِ خالص ہو اور لازم تواضع ہے جناب ۵ اور پڑھاتے وقت باتیں بھی نہ ہو عزّت مآب
خیر خواہی کا بھی جذبہ ہو بہ مہمانِ رسول ۶ بارگاہِ ایزدی میں کاش ہو جائے قبول
یہ رسالہ فضل ربانی سے ہوتا ہے تمام ۷ رحمۃٌ للعالمیں پر صد درود و صد سلام

خاتمہ

لاتؤاخذنی اگر لفظِ سقیم آئے کہیں ۱ کہ قواعد نظم کر دینا بہت آساں نہیں
حصۂ منظوم کو تو منہ زبانی یاد کر ۲ زندگی کے قیمتی لمحات مت برباد کر
اے برادر! یاد کرلے چند فصلیں عنقریب ۳ تاکہ اہل علم کی مَسند کے ہو جائے قریب

مختصر کو یاد کرنے کا وہی حق دار ہے
ہاں ظفر مندی فتح مندی جسے درکار ہے

تمت بالخیر